حنیف اسعدی کی نعتیہ شاعری

Haneef Asadi's Naatia Poetry

عزیز فاطمہ
ایم فل اُردو، رفاہ انٹرنیشنل یونیورسٹی، فیصل آباد
مبشرہ فریاد
کوآرڈینیٹر، ادیبوں کا اشاعتی ادارہ، فیصل آباد

Aziz Fatima
M Phil Urdu Scholar, Riphah International University, Faisalabad

Mubashara Faryad
Coordinator, Qartas Institution of Publication for Writers, Faisalabad

Abstract:

Zikr-e-Khair-ul-Anam, published in 1984, is the first Naat collection of Haneef Asadi and represents a remarkable expression of devotion, love for the Holy Prophet (PBUH), and artistic excellence. The entire collection is imbued with sincere reverence, emotional intensity, and refined poetic craftsmanship. The book opens with Hamd and concludes with Durood and Salam, a structural arrangement that enhances its spiritual harmony and aesthetic value. The inclusion of two Hamds at the beginning and two beautifully composed Salams at the end adds to the literary and devotional richness of the work.

The collection consists of forty Naats and several introductory pieces, all characterized by fluency, rhythmic balance, and spiritual absorption. The Hamd and Salam share a similar metrical pattern and stanzaic structure, reflecting the poet's technical mastery and conscious artistic design. Haneef Asadi's distinctive

style, particularly his preference for addressing the Prophet (PBUH) as "Aapؐ," highlights his deep sense of reverence and respect.

Recognized as one of the leading Naat poets of his time in Karachi, Pakistan, and the broader Urdu-speaking world, Haneef Asadi later published another Naat collection titled Aapؐ. Some selected Naats from the first collection were also included in the second, indicating the poet's special attachment to these compositions. Overall, Zikr-e-Khair-ul-Anam stands as a significant contribution to Urdu Naatia literature, reflecting spiritual devotion, formal discipline, and enduring poetic value.

Keywords: Naatia Poetry, Urdu Religious Literature, Haneef Asadi, Zikr-e-Khair-ul-Anam, Devotion to the Prophet (PBUH)

حنیف اسعدی کا پورا نام حنیف احمد اسعدی تھا۔ جب کہ قلمی نام حنیف اسعدی تھا اور وہ اپنا تخلص حنیف لکھتے تھے۔ حنیف اسعدی یکم جنوری ۱۹۱۹ء کو شاہ جہاں پور، اترپردیش بھارت میں پیدا ہوئے۔ قیامِ پاکستان کے بعد وہ پاکستان میں کراچی میں رہائش پذیر رہے۔ حنیف اسعدی کے والد کا تعلق ہندوستان کے شہر شاہ جہاں پور سے تھا۔ آپ کے والد کا نام محمد صدیق حسن اسعدی شاہ جہاں پوری تھا۔ جو کہ اپنے زمانے اور علاقے کی نامی گرامی شاعر تھے۔ حنیف اسعدی کے والد صاحب دیوان شاعر تھے۔ اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں آپ نے شاعری کی۔ حنیف اسعدی اپنے والد محترم کے بڑے صاحب زادے تھے۔ حنیف اسعدی کے والد گرامی نہایت شریف، بہادر، محنتی اور رحمدل انسان تھے۔ باپ کی طرح حنیف اسعدی بھی نہایت مذہبی اور منکسر المزاج انسان تھے۔ شریعت محمدیہ کے تابعدار اور دل عشق محمدؐ سے سرشار تھا۔

حنیف اسعدی کے والد صاحب کی طرح آپ کی والدہ بھی نہایت دیندار اور نیک خاتون تھیں۔ حنیف اسعدی کی والدہ کا انتقال ہندوستان میں ہو گیا تھا اسعدی صاحب نے اپنے والد گرامی کے ساتھ ۱۹۴۷ء کو پاکستان ہجرت کی۔ آپ کے والد محترم تہجد گزار اور نہایت مذہبی انسان تھے۔ شاعری سے لگاؤ۔ آپ کو باپ سے ورثہ میں ملا آپ کے والد صاحب دیوان تھے۔ آپ کا اردو دیوان "وجدان سلیم" کے نام سے شائع ہوا۔ جبکہ فارسی کا مسودہ چھپ نہ سکا۔

حنیف اسعدی نے علی گڑھ یونیورسٹی سے بی اے کیا تھا۔ چونکہ آپ مسلم لیگ سے منسلک تھے تو قیامِ پاکستان کے ساتھ ہی آپ اگست ۱۹۴۷ء کو اپنے والد محترم اور خاندان کے باقی افراد کے ساتھ پاکستان منتقل ہو گئے۔ اور پاکستان میں سکونت اختیار کرنے کے

بعد آپ نے پاکستان نیوی میں سویلین کی ملازمت کی اور اسی سے وہ ریٹائر ہوئے۔ پاکستان نیوی کی نوکری کے ساتھ ساتھ آپ ہومیو پیتھک شعبہ سے منسلک رہے آپ نے اپنا ذاتی کلینک بڑی کامیابی سے چلایا جس کی شہرت دور دور تک تھی۔ لیکن اس شعبہ کا مقصد زیادہ تر انسانیت کی خدمت تھی۔ یہ شعبہ ان کا شوق ضرور تھا۔ لیکن ذریعہ معاش نہیں۔ بہت بڑے بڑے شعرائے کرام آپ کے کلینک پر تشریف لائے۔ جہاں علمی اور ادبی نشستیں ہوتی تھیں۔ حنیف اسعدی ۱۹۵۰ء کو رشتہ ازدواج سے منسلک ہوئے۔ آپ کی زوجہ کے ساتھ آپ کا تعلق ایک مثالی میاں بیوی کا تھا جو نہایت کامیابی سے گزرا۔ ازدواجی رشتے نے بچوں کی تعلیم و تربیت یہ نہایت مثبت اثر چھوڑا۔ حنیف اسعدی کو اللہ پاک نے چھ بچوں سے نوازا دو بیٹے اور چار بیٹیاں، بیٹے دونوں بڑے جبکہ بیٹیاں چھوٹی تھیں۔ بڑے بیٹے کا نام آصف اسعدی جبکہ چھوٹے کا نام عارف اسعدی ہے اور چاروں بیٹیوں کا نام شائستہ اسعدی، حمیرا اسعدی، اسماء اسعدی اور شگفتہ اسعدی ہے۔ تعلیم یافتہ اور قابل اسعدی کی تمام اولاد تعلیم یافتہ اور اخلاقی لحاظ سے وہ تمام تر خوبیاں رکھتیں جو کہ ہر اچھے انسان میں ہونی چاہیے۔ بڑا بیٹا آصف اسعدی ہومیو پیتھک سند یافتہ ہیں اور نہایت کامیابی سے اپنا کلینک چلا رہے ہیں۔ جبکہ چھوٹے بیٹے عارف اسعدی ریٹائر سول انجنیئر ہیں۔ آپ اٹھارویں گریڈ کے سول انجنیئر ۳۷ سالہ سروس مکمل کر کے ریٹائر ہوئے۔ باپ اور دادا سے شاعری کا شغف آپ کے حصہ میں آیا۔ آپ نے بھلے عملی طور پر کوئی شاعری کی کوئی کتاب نہیں لکھی۔ لیکن جو بھی شاعری کی، شوقیہ اور نہایت خوبصورت کی۔ اسعدی صاحب نے زمانہ طالب علمی سے ہی مشاعروں میں شرکت کرنا شروع کر دی تھی۔ شاعری سے لگاؤ ان کو وراثت میں ملا تھا۔ ان کے والد محترم اپنے زمانے کے نامور صاحب دیوان شاعر تھے۔ باپ کی صحبت اور ورثہ میں ملی شاعری نے آپ کو باکمال شاعر ثابت کیا۔ آپ کے کلام نے آپ کے نام کو معتبر بنایا۔ آپ نے شاعری کا آغاز زمانہ طالب علمی سے شروع کیا آپ کے فن میں پختگی وقت کے ساتھ آئی اور آپ کی اصل شہرت کی وجہ آپ کی نعتیہ شاعری بنی۔ پہلے صرف آپ شاعری کی باقی اصناف پہ لکھتے تھے لیکن اللہ کے گھر کی حاضری یعنی حج کے بعد آپ نے اپنے فن شاعری کو صرف نعت و حمد تک محدود کر لیا اور تا وقت رخصت صرف اسی پہ قائم رہے۔ آپ کے دو نعتیہ مجموعے ہیں جو اردو ادب میں ایک خاص مقام رکھتے ہیں۔ شاعری سے لگاؤ اس حد تک تھا کہ وہ باقاعدہ مشاعروں میں لازمی شرکت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ اندرونِ شہر کے علاوہ لاہور، حیدر آباد، اسلام آباد کے بڑے مشاعروں میں لازمی شرکت کرتے تھے۔ اس کے علاوہ میڈیا کی دنیا ریڈیو اور پی ٹی وی کے بڑے مشاعروں میں بھی لازمی شرکت کرتے تھے اس زمانہ میں زیادہ غزل ہی کہتے تھے اور بہت خوبصورت ترنم سے پڑھتے تھے۔ شاعری کے ساتھ ساتھ ان کی ترنم کے ساتھ غزل یا نظم پڑھنے کی بہت مقبولیت تھی۔ انہوں نے نظمیں بھی کہیں لیکن ان کی اصل وجہ شہرت ان کا نعتیہ کلام بنا۔ سحر انصاری جو کہ آپ کے بہترین رفیق تھے آپ کی شاعری کے آغاز کے بارے یوں تحریر کرتے ہیں کہ:

> ”حنیف اسعدی کی شاعری کا آغاز بھی ہمارے ہاں کے مانوس اور مروجہ انداز میں ہوا وہی غزل اور ممکن ہوا تو نظم اور دیگر اصنافِ سخن بھی۔ اس میدان میں حنیف اسعدی کا ایک اپنا منفرد اسلوب ہے۔ غزل اور نظم کے علاوہ انہوں نے دوہے بھی لکھے ہیں۔“(۱)

"ذکرِ خیر الانام "حنیف اسعدی کا پہلا نعتیہ مجموعہ ہے جو کہ ۱۹۸۴ء کو منظر عام پر آیا۔ سارا کلام جس طرح عشق رسولؐ، عقیدت کی انتہا سے بھرپور تمام فنی و فکری خوبیوں سے مالامال تھا قابلِ تحسین ہے۔ یہ کتاب حمد سے شروع ہو کر درود و سلام پر ختم ہوتی ہے۔ شروع میں دو حمدیں اور آخر پر دو خوبصورت نعتیہ سلام اس کتاب کی خوبصورتی اور معیار میں بہترین اضافہ ہے۔ حمد اور نعت میں بہت خوبصورتی سے جذب کی کیفیت اور روانی ہے۔ حنیف اسعدی کراچی ہی کیا پورے پاکستان بلکہ اردو دنیا کے اپنے عہد کے صفِ اول کے شاعر تھے۔ رسول اکرمؐ کو "آپؐ" سے خطاب کرنے کے داعی ہیں۔ حنیف اسعدی کا پہلا نعتیہ مجموعہ "ذکر خیر الانام" جبکہ دوسرا نعتیہ مجموعہ "آپؐ" ہے۔

کتاب کے شروع میں حمد اور آخر میں سلام پیش کیا گیا ہے۔ ان دنوں کے درمیان چالیس نعتیں اور چارسہ معرفیاں ہیں۔ حمد اور سلام میں ایک جذب کی سی کیفیت اور ایک آب سی روانی ہے۔ دونوں کی ایک ہی دور کنی بحر ہے۔ دونوں نو نو مصرعوں کے بندوں پر مشتمل ہے۔ دونوں میں ہر ایک کے آخری ایک ہی مصرع کی تکرار ہے۔ فرق تو صرف اتنا ہے کہ حمد کے آٹھ مصرعے ہم قافیہ اور نواں مصرع تکرار والے مصرع "ہم" قافیہ ہے جبکہ نعت میں نو مصرعے ہم قافیہ ہیں۔ حمد میں تکرار والا مصرع ہے۔ "اے محمد کے رب" اور سلام کا "تم پہ لاکھوں سلام" پڑھیئے تو سماں بند جاتا ہے۔ اس سلام میں تم کا لفظ کا شاعر کی مجبوری ہے۔ یہ سلام مشہور ہوا اور پہلے نعتیہ مجموعے میں بھی شامل ہے۔ اس تم کا لفظ کی تلافی ایک اور سلام سے کر دی گئی ہے۔ آپؐ پر سلام "تم پہ لاکھوں سلام" کے علاوہ دس نعتیں اور نظمیں ایسی زیرِ مطالعہ کتاب میں شامل ہیں۔ جو پہلے مجموعے میں بھی شامل تھیں۔ غالباً یہ نعتیں اور تضمین صاحب کتاب کو اتنی پسند ہیں کہ انہوں نے ان کی شمولیت کو دوسرے مجموعے میں بھی ضروری خیال کیا۔

نعت کے موضوع انتہائی وسعت کا حامل ہے۔ نعت میں آپؐ کو خیر البشر اور محسنِ انسانیت حضورؐ کی شانِ اقدس کا بیان خوبصورت انداز میں کیا جاتا ہے۔ نبی پاکؐ کسی خاص گروہ یا قوم کی طرف نہیں آئے بلکہ تمام عالم کے لیے رحمت بن کر آئے اللہ تعالیٰ کا قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

"وما ارسلنک اِلّا رحمۃ للعالمین(۲)

ترجمہ: اور ہم نے آپؐ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا"

اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جو آپؐ کی تعریف کے لیے موضوع منتخب کیا۔ اسے رحمت کہا جو کہ دونوں عالم کے لئے اللہ کی طرف سے بھیجی گئی۔

دربارِ رسالت سے وابستہ شاعروں نے آپؐ کی سیرتِ پاک ظاہری حسن و جمال، صفات، دیانت، امانت، صداقت، عدالت، شجاعت و سخاوت اور حسنِ باطنی کی تعریفات کے ساتھ ساتھ آپ کے آباؤ اجداد آل و اصحاب کی مدح بھی کی یوں آپؐ کی فضیلت کے بیان کے علاوہ اسلامی عقائد اسلامی تحریک تبلیغ اسلام میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مساعیٔ جمیلہ، دین اسلام اور سیرت رسولؐ کے

لامحدود پہلوؤں کا تذکر خیر الانامہ بھی نعت میں ہو جاتا ہے۔ آج نعتوں میں مدینے سے دوری کا احساس، درِ مدینہ کے جانے کی آرزو، ہوا کے ذریعے روضہ رسولؐ تک پیغام رسائی در پیش مصائب میں آپؐ سے فریادرسی کی خواہش یعنی استغاثہ کے مضامین بھی نعت میں داخل ہو گئے ہیں۔ ملت اسلامیہ کے اجتماعی مسائل بھی نعت میں قلم بند ہونے لگے ہیں اور نعت کا دائرہ مدح، سے پھیل کر مسلمانوں کے قومی و ملی محسوسات پر محیط ہو گیا ہے۔ دورِ حاضر میں بدلتی ہوئی صورتِ حال میں آپؐ کی سیرت مبارکہ کے نئے نئے پہلو اور امکانات سیرت مبارکہ کے نئے نئے پہلو اور امکانات ظاہر ہوئے تو آپ کے حوالے سے تہذیبی اور تمدنی اور معاشرتی، معاشی، اقتصادی، سیاسی اور تاریخی اور ان گنت موضوعات کی یہ بوقلمونی اور رنگارنگی با آسانی نعت نے حضور اکرمؐ کی مدح، توصیف کے علاوہ، آپؐ کی ذات، حیات وغزوات، معجزات، صفات، تعلیمات، احسانات، عادات، معمولات کے تذکر خیر الانامہ شخصی واردات و کیفیات کے بیان، قومی و ملی مسائل کے ذکر خیر الانام اور انسانی تصورات و نظریات کے مختلف پہلوؤں کو ایک قرینے اور سلیقے سے اپنے اندر سمو دیا ہے۔ ڈاکٹر ریاض مجید لکھتے ہیں:

> ”آج کی نعت اپنے مرکزی موضوع (مدح رسولؐ) سے پھیل کر کائنات کے مسائل پر محیط نظر آتی ہے نعت کا موضوع بلاشبہ ارتقاء پذیر اور بتدریج بڑھنے والا موضوع ہے۔ اس کے علاوہ اس کے مضامین میں عہد بہ عہد وسعت پیدا ہو رہی ہے جسے جسے زمانہ ترقی کر رہا ہے اور نئے نئے سائنسی انکشافات رونما ہو رہے ہیں۔ ویسے ویسے حضور اکرمؐ کی سیرت طیبہ، ان کی تعلیمات اور انسانی تہذیب و معاشرت اور تاریخ و سیاست پر ان کے پڑھتے ہوئے اثرات سے پیدا ہونے والے نت نئے محسوسات نعت کا موضوع بن رہے ہیں۔“(۳)

حنیف اسعدی صاحب وہ نعت گو شاعر ہیں۔ جن کا کلام ہی ان کی پہچان ہے۔ آپ کی نعتیہ شاعری رسمی اور حقیقی نعت گوئی سے کہیں بلند وبالا عشقیہ اور توصیفی شاعری ہے۔ ہر ہر شعر کا مضمون محبت، عقیدت اور وارفتگی سے بھرپور ہے۔ آپ نے عقیدت میں ڈوب ڈوب کر نعتیہ شاعری کی۔ جہاں آپ نے آنحضرتؐ کی سراپا نگاری، نور مجسم، سیرت نگاری اور دیگر مضامین کو اپنی نعتیہ شاعری کا عنوان بنایا ہے۔ وہیں آپ نے آنحضرتؐ کی غلامی کو اپنی ذات کے لیے مقصد حیات اور کامیابی دنیا و آخرت مانا۔ اسعدی صاحب بے شمار مقامات پر آنحضرتؐ سے درخواست کرتے نظر آتے کہ ان کو اپنی غلامی کی سند عطا فرمایئے۔ اور اس غلامی پہ ناز کرتے نظر آتے مثلاً

مجھ کو حنیف ان کی غلامی پہ ہے یہ ناز
اب عاقبت کا ڈر نہ غم ہست و بود کا(۴)

اور بلاشبہ آقا کی ذات ہی باعث رحمت وبرکت ہے اس لیے اسعدی صاحب فرماتے کہ

مجھ کو بھی اپنے دامنِ رحمت میں ڈھانپ لیں
آقاً مجھے بھی خوف ہے یوم نشور کا(۵)

اسعدی صاحب کے لیے یہ سند ہی قابل اعزاز کہ وہ غلام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

یہ مقام مجھ کو بھی ہو عطا مجھے اپنے قدموں میں دیں جگہ
کسی کجکلاہ غلام کا سر پر غرور مجھے بھی دیں(۶)

اور اس میں بلاشبہ کسی شک کی گنجائش نہیں کہ آپؐ کی غلامی ہی اصل بادشاہت ہے۔

ایسے گدا بھی آپؐ کے در چشمِ فلک نے دیکھے ہیں
تخت سے بڑھ کر طوقِ غلامی جن کے لیے اعزاز ہوا(۷)

آپؐ کی غلامی ہی اسعدی صاحب کے لئے کل کائنات ہے۔

حنیف دولت کونین اور کیا ہو گی
غلامِ سرور دیں ہوں مجھے کمی کیا ہے(۸)

حنیف اسعدی ادب کی دنیا کا وہ درخشاں ستارہ ہیں جس کی چمک دمک نے ادب کی کہکشاں کو پر نور بنا رکھا ہے۔ انہوں نے اگرچہ شاعری کی تقریباً ہر صنف میں الفاظ کا جادو جگایا لیکن جب نعت گوئی کی طرف متوجہ ہوئے تو عشق و محبت میں ڈوبا ہر ہر لفظ ان کے جذبات و احساسات کے برجستہ اور مسحور کن اظہار نے پڑھنے والوں کو عشق محمدی کی بلندیوں تک پہنچا دیا ہے۔ حنیف اسعدی کی نعتیہ شاعری عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایسا خوبصورت چشمہ ہے جو دلوں کی کھیتی کو سیراب کرتا ہے۔ اس چشمہ مدحت کی روشنی زندگیوں کو خیرہ کن کرتی ہے۔

حنیف اسعدی کی نعتیہ شاعری رسمی اور حقیقی نعت گوئی سے کہیں بلند و بالا ایسی عشقیہ اور توصیفی شاعری ہے جس کی ابتدا اور انتہا عجز و انکساری ہی ہے ان کے ہر ہر شعر کا مضمون محبت، عقیدت اور وارفتگی سے معمور ہے۔ لیکن مبالغہ آرائی اور غلو کے ہر ہر عنصر سے پاک ہے۔ آپ کے قلم نے عقیدت اور عجز و انکساری میں ڈوب ڈوب کر نعتیہ شاعری کی۔ یہاں تک کہ آپ نے اپنی کتاب "آپ صلی اللہ علیہ وسلم" میں حمد باری تعالیٰ اور نعت سے پہلے نظم عجز و بیان لکھی جو آپ کی صرف محبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ظاہر نہیں کرتی بلکہ آپ کی عاجزی و انکساری کے شدید احساسات کی بھی ترجمانی کرتی ہے۔

لاکھ کوشش کے باوجود حنیفؔ
ان کی مدحت رقم نہیں ہوتی
مگر اک تازہ نعت لکھنے کی
دل سے حسرت بھی کم نہیں ہوتی
نطق پہ اختیار کے با وصف
فکر لفظوں میں ضم نہیں ہوتی
اس طرف کا اگر اشارہ نہ ہو
طبع موزوں بہم نہیں ہوتی

دل خشیت سے کانپ اٹھتا ہے
عاجزی بھی رقم نہیں ہوتی
لاکھ کوشش کے باوجود حنیف
ان کی مدحت رقم نہیں ہوتی(۹)

چونکہ نعت گوئی خیال آرائی کی بجائے محبت و عشق جیسے خوبصورت جذبے کی گہرائی ہے جس کی شرط اول عاجزی و انکساری ہے کیونکہ انسان جب تک خود کو کچھ سمجھتا ہے تو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کو سمجھ ہی نہیں سکتا۔ حنیف اسعدی کے نعتیہ کلام کا جو مرضی پہلو دیکھ لیں عجز و انکساری کی جھلک واضح نظر آتی ہے۔

یا رب یہ تمنا ہے کہ نازل ہو وہ ہم پر
جو نعت ابھی قرض ہے قرطاس و قلم پر(۱۰)

اسعدی صاحب آپؐ کے وجود کو وجہِ کائنات ہونے پر ایمان کامل رکھتے اور آپؐ کی مدحت کو زندگی کا سب سے قیمتی اثاثہ مانتے۔

زندگی گزاری ہے بے فیض سخن سازی میں
اب جو لکھوں تو فقط آپؐ کی مدحت لکھوں(۱۱)

ایک عاشق رسولؐ کی سب سے بڑی کامیابی ہیں کہ وہ زندگی مدحت رسول اور اطاعتِ رسولؐ میں گزار دے۔

مری زندگی ہمہ بندگی یہ عطائے رب کریم ہے
مرا قلب ذکر خیر الانام سے جاگ اٹھا یہ کرم ہے مجھ پہ حضورؐ کا(۱۲)

یہ بھی حقیقت کہ کوئی کتنا صاحب عقل و دانش کیوں نہ ہو آنحضرتؐ کے مقام و مرتبہ کو پا ہی نہیں سکتا تو بیان بھی وہ عاجز ہوتا کہ

مَیں خود بھی حنیفؔ جانتا ہوں
یہ نعت کہاں، کہاں محمدؐ (۱۳)

حضور اکرمؐ کی سیرت طیبہ کمالِ سیرت جمال صورت کی اعلیٰ ترین مثال ہے۔ آپؐ کی سیرتِ طیبہ کامل نمونہ نہ ہوتی اور عالم انسانیت کا آپؐ کے انوار سے مستفید ہونا مقدر نہ ہوتا تو انسان اپنی خودی تک کیونکہ رسائی حاصل کر پاتا۔ اللہ عزوجل نے آپؐ کو انسانیت کے لئے کامل نمونہ بنا کر بھیجا۔ اسعدی کے نزدیک جناب رسولؐ محور حیات، مقصود کائنات اور فخر موجودات ہیں۔ آپؐ کی کامل ذات کو اسعدی نے بے شمار مقامات پر نہایت خوبصورت انداز میں بیان فرمایا ہے اور اس بات کو بھی قبول کیا کہ آپؐ کی سیرت کو سمجھنا آسان نہیں پاک روح پاکیزگی کے رستے سے گزرے تو یہ سعادت نصیب ہوتی۔

اتنا آسان تو نہیں آپؐ کی سیرت کا شعور
روح کی راہ سے گزرے تو بیاں میں آئے(۱۴)

جس نے آپؐ کے اوصاف کریمیہ کو مان لیا۔ وہ بھی اسعدی صاحب کی طرح پکار اُٹھا۔

امین، صادق ، نبیؐ، محبوبِ داور
عروجِ منزلت زینہ بہ زینہ
شریعت ، ضابطہ اُن کے عمل کا
طریقت، رابطہ سینہ بہ سینہ(۱۵)

اور یہ ہر صاحب مسلمان کا پختہ عقیدہ کہ آپؐ کی ذات مقدسہ صفات کامل سے مزین ہے اور آپؐ جیسی صفات کاملہ والا نہ آیا نہ آئے گا آپؐ ہی وہ نورِ ہدایت ہیں جس نے دنیا کو گمراہیوں کی دلدل سے نکالا۔

نورِ سیرت آپؐ نورِ بصیرت آپؐ سے
روشنی بن کر دلوں کی آج بھی زندہ ہیں آپؐ(۱۶)

آپؐ کی ذاتِ مبارکہ مکمل نمونہ حیات ہے۔ آپؐ کے قول و فعل کا عملی نمونہ ہیں کیا خوبصورت انداز میں اسعدی بیان کرتے ہیں کہ:

آپؐ کے قول پر عکس حسن عمل
آپؐ کی گفتگو سادہ و دل نشیں(۱۷)

نزولِ وحی اور اعلانِ نبوت سے پہلے بھی آپؐ کی حیاتِ مبارکہ اخلاق حسینہ اور محاسن افعال کا مجسمہ اور تمام عیوب نقائص سے تیر اہی بلاشبہ حضورؐ کا کردار انسانیت کا ایک ایسا محیر العقول اور غیر معمولی کردار ہے۔ جو نبیؐ کے سوا کسی دوسرے کے لیے ممکن ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اعلان نبوت کے بعد مکہ کے سخت دل لوگ جوق در جوق آپؐ کا کلمہ پڑھنے لگے اور آپؐ پر قربان ہونے لگے۔ رسول امینؐ اعلانِ نبوت سے قبل عالم شباب ہی میں صادق و امین کے القابات سے مشہور ہوئے۔ آپؐ کی ذات کریمہ اوصاف میں یکتا اور اخلاق میں اعلیٰ تھی اور سخت جاں دشمن بھی اس صداقت کے دل و جاں سے معترف تھے۔ آپؐ کی آمد سے قبل آپؐ صفات کے چرچے تھے۔ جو رہتی دنیا تک جاری و ساری رہیں گے۔ آپؐ اپنی ہر ہر خوبی میں بے مثال ہیں دنیا جہاں کے کسی گوشے میں آپؐ کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اسعدی نے کیا خوبصورت انداز میں بیان کیا کہ:

نہ کوئی ہمسر و ہمتا نہ کوئی مثل و عدیل
آپؐ کو آپؐ کے اوصاف میں تنہا پایا(۱۸)
آپؐ کے فکر و عمل کی یہ بلندی یہ مقام
دیکھنے والوں کو جینے کا قرینہ آیا(۱۹)

کسی بھی شاعر کی کتنی بڑی سعادت ہے کہ وہ اس صف میں شامل ہو جسے صف حضرت حسان کے طور پر جانا جاتا ہے۔ کوئی بھی انسان صفات محمدی اور حقیقت محمدیؐ کو پا نہیں سکتا۔ آپؐ کے اوصاف بلند کرنے والی ذات خود باری تعالیٰ کی ہے اور جو اوصاف کریمہ کا بیان، ذکر خیر الانام رسولؐ، مدح رسولؐ، تحسین رسولؐ اور تعریف رسولؐ کا بیان کرتا ہے اور وہ خدا کا ہم زبان بن جاتا ہے۔ آپؐ کی بے شمار صفات میں سے ایک سخاوت جس کو حنیف اسعدی صاحب یوں بیان کرتے ہیں:

نہ کوئی ایسا سخی ہے نہ کہیں ایسے گدا
ایک قطرے کی طلب کی ہے تو دریا پایا(۲۰)
خدا کے در سے لیا اپنے در سے بانٹ دیا
کوئی ہو ایسا تو ایسے سخی کا ذکر خیرالانام کرو(۲۱)

درود و سلام کو جو قدر و منزلت حاصل ہے وہ اہلِ ایمان سے پوشیدہ نہیں یہ وہ بابرکت وظیفہ ہے جو تقویٰ، قبولیت دعا اور ایمان کی تکمیل کا باعث ہے یہ وظیفہ دلوں کو ایمان کی روشنی سے منور کرتا ہے اور اہلِ ایمان کو سکون و تسکین پہنچانے کا باعث بنتا ہے۔ درود و سلام قلب کو روشن کرتا ہے اور یہ وہ وظیفہ ہے جو اللہ اور اس کے فرشتے بھی ادا کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود و سلام پڑھو۔(۲۲)

صلوۃ و درود سے محض اللھم صلی علی سیدنا محمد و علی الہ سیدنا محمد وبارک وسلم علیہ اور دیگر ایسے الفاظ کا ورد مقصود نہیں بلکہ نبی اکرم صلی اللہ لیہ وسلم کی سیرت طیبہ کا تذکرخیر الانامہ اور آپؐ کے احکام و نواہی کی تبلیغ بھی یہی مراد ہے۔ اس اعتبار سے نعت فوئی گویا صلوۃ و درود ہی ہے۔ لہٰذا شرط اول اور سلیقہ ادب یہ ہی کہ نعت کہنے والے کو یہ پتا ہو کہ وہ کس بارگاہ عظمت وبرکت کی مدحت سرائی کر رہا۔ حنیف اسعدی نے ناصرف اوصافی، حقیقی نعت گوئی کی بلکہ باقاعدہ طور پر صلوۃ سلام سے بھی آپؐ پر بھیجا۔ آپ نے وہ کام کیا جو اللہ اور اس کے فرشتے کرتے اور جس کا حکم اللہ نے مومنوں کو بھی دیا ارشاد ربانی ہے: بے شک اللہ اور اس کے فرشتے آپؐ پر درود و سلام بھیجتے ہیں۔ اس لیے اے ایمان والوں تم بھی آپؐ پر درود بھیجو(القرآن)

حنیف اسعدی نے اپنے دونوں نعتیہ مجموعوں میں آپؐ کے نام درود سلام بھیجا ہے۔ مثالیں ملاحظہ ہوں:

بھیجتا ہے خدا درود و سلام
بھیجتے ہیں صلوۃ کرو بیان(۲۳)

اے شہ ہست و بود
تم پہ لاکھوں سلام

شاہ خیر الانام
تم پہ لاکھوں سلام(۲۴)

حنیف اسعدی نے ناصرف درود و سلام بھیجا بلکہ اس کی فضیلت بھی بیان فرمائی کہ جہاں جہاں ذکر خیر الانام مصطفیٰ ہو فضا پُر نور و معطر ہو جاتی ہے۔ مثلاً

یہ کس کا ذکر خیرالانام برسرِ بزم وجود ہے
ساری فضا میں وردِ صلوۃ و درود ہے(۲۵)

جیسا کہ بہت سی احادیث مبارکہ سے ثابت ہوا ہے کہ درود بھیجنے والے پر سلامتی ہوتی اس کے گناہ مٹا دیے جاتے، درجات بلند کر دیئے جاتے تو اسعدی صاحب اس کو کچھ اس انداز میں بیان کرتے ہیں کہ

تجربہ بھی ہے یہی اور یہی ایمان بھی ہے
جب بھی بھیجوں گا درود ان پر سلام آئے گا(۲۶)

کیا خوبصورت انداز میں آپ کی صفات بیان کرتے ہوئے اسعدی سلام کا نذرانہ پیش کرتے ہیں کہ

قلب و نگاہ مصدرِ نور و تجلیات
قول درست و حسن عمل آپؐ کی صفات
اے پاسدار و سرور و سردار شش جہات
اے رحمتِ تمام و اتم آپؐ پر سلام (۲۷)

اپنی کتاب آپؐ کے اختتام پر "تم پہ لاکھوں درود تم پہ لاکھوں سلام" ایک طویل سلام لکھ کر اسعدی نے اپنے ذخیرہ الفاظ فن قدرت اور عقیدت و مدحت محمدؐ کو بیان کرنے کی کامیاب سعی کی۔ ملاحظہ ہو:

اے قیام و قعود
اے رکوع و سجود
تم پہ لاکھوں درود
تم پہ لاکھوں سلام(۲۸)

اپنی دوسری کتاب ذکر خیر الانام خیر الانام کا اختتام ابھی آپؐ نے "سلام بحضور خیر الانام" سے کیا۔ جو ہر لحاظ سے اپنی مثال آپ ہے۔

آقا سلام لو میرے آقا سلام لو

نبیوں میں سب سے افضل و اعلیٰ سلام لو
اے راہدانِ منزل اسری سلام لو

اے پاسبان حرمت بطحا سلام لو
اے اپنی ذات خاص میں تنہا سلام لو
آقاؐ سلام لو میرے آقا سلام لو(۲۹)

حنیف اسعدی کی نعتیں محبت اور وارفتگی کے کیف سے معمور ہونے کے باوجود ہر طرح کی مبالغہ آرائی سے پاک ہیں۔

حوالہ جات

۱۔ حنیف اسعدی: ”ذکر خیر الانام“ مکتبہ اربابِ قلم، کراچی، ۱۹۸۴ء، ص ۲۸
۲۔ الانبیاء، آیت نمبر ۱۰۷
۳۔ ڈاکٹر ریاض مجید: ”اردو میں نعت گوئی“ اقبال اکیڈمی، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۱۲
۴۔ حنیف اسعدی: ”آپؐ“ اقلیم نعت، کراچی، جنوری ۱۹۹۶ء، ص ۵۰
۵۔ ایضاً، ص ۴۷
۶۔ حنیف اسعدی: ”ذکر خیر ص ۵۴
۷۔ ایضاً، ص ۵۹
۸۔ ایضاً، ص ۶۸
۹۔ حنیف اسعدی: ”آپؐ “ص ۱۵
۱۰۔ ایضاً، ص ۹۳
۱۱۔ ایضاً، ص ۳۷
۱۲۔ ایضاً، ص ۹۵
۱۳۔ حنیف اسعدی: ”ذکر خیر الانام “ص ۱۱۰
۱۴۔ ایضاً، ص ۵۶
۱۵۔ ایضاً، ص ۷۴
۱۶۔ حنیف اسعدی: ”آپؐ “ص ۸۲
۱۷۔ ایضاً، ص ۱۰۰
۱۸۔ ایضاً، ص ۸۵

۱۹۔ ایضاً، ص۴۸

۲۰۔ حنیف اسعدی: "ذکر خیر الانام" ص ۱۲۲

۲۱۔ ایضاً، ص۸۶

۲۲۔ القرآن: "سورۃ الاحزاب" آیت ۳۳۔۵۶

۲۳۔ حنیف اسعدی: "آپ ﷺ" ص۳۱

۲۴۔ ایضاً، ص۱۴۱

۲۵۔ ایضاً، ص۳۴

۲۶۔ ایضاً، ص۴۹

۲۷۔ حنیف اسعدی: "آپ ﷺ" ص۳۵

۲۸۔ ایضاً، ص۱۴۲

۲۹۔ حنیف اسعدی: "ذکر خیر الانام" ۱۶۱

References:

1. Haneef Asadi, *Zikr-e-Khair-ul-Anam* (Karachi: Maktaba Arbab-e-Qalam, 1984), p.28.
2. Al-Anbiya, ayah no.107.
3. Dr. Riaz Majeed, *Urdu Mein Naat Goi* (Lahore: Iqbal Academy, 1990), p.12.
4. Haneef Asadi, *Aap* ﷺ(Karachi: Iqlim-e-Naat, January 1996), p.50.
5. Ibid, p.47.
6. Haneef Asadi, *Zikr-e-Khair-ul-Anam*, p.54.
7. Ibid, p.59.
8. Ibid, p.68.
9. Haneef Asadi, *Aap* ﷺ, p.15.
10. Ibid, p.93.
11. Ibid, p.37.
12. Ibid, p.95.
13. Haneef Asadi, *Zikr-e-Khair-ul-Anam*, p.110.
14. Ibid, p.56.
15. Ibid, p.74.
16. Haneef Asadi, *Aap* ﷺ, p.82.
17. Ibid, p.100.
18. Ibid, p.85.
19. Ibid, p.48.

20.Haneef Asadi, *Zikr-e-Khair-ul-Anam*, p.122.
21.Ibid, p.86.
22.Al-Quran, *Surah Al-Ahzab*, ayah 33:56.
23.Haneef Asadi, *Aap* ﷺ, p.31.
24.Ibid, p.141.
25.Ibid, p.34.
26.Ibid, p.49.
27.Haneef Asadi, *Aap* ﷺ, p.35.
28.Ibid, p.142.
29.Haneef Asadi, *Zikr-e-Khair-ul-Anam*, p.161.